لطائف ادبیہ

حدیثِ راز و نیاز

مولانا سیماب اکبرآبادی

مولانا سیماب اکبرآبادی ہندوستان کے مشہور اُستاذِ شعروسخن ہیں اردو شاعری کے موجودہ دور میں آپ ایک مخصوص اسکول کے مالک ہیں اور آپ کے تلامذہ کا حلقہ بھی بہت وسیع ہے جن میں حضرت آغا نظامی کا نام سرِ فہرست نظر آتا ہے آپ نے "برہان" کا پہلا پرچہ ملاحظہ فرماتے ہی ایک تازہ غزل اشاعت کے لیے ارسال فرمائی ہے جس کو ہم بعد شکریہ درج کرتے ہیں اور اُمید کرتے ہیں کہ خود مولانا کے بقول آپ کا "برہان" سے تعلق دائمی ثابت ہوگا۔

نامِ حقیقت نہ لے شعبدہ بازِ مجاز
دل میں ترے بُتکدہ، سر میں جنونِ نماز

خلقتِ دل عام ہے، عام نہیں دلنواز
آئینے ہیں سیکڑوں چند ہیں آئینہ ساز

شمع کو محفل میں ہے روز نیا اک گداز
سوز کی ہے کیا کمی، عمرِ محبت دراز!

بھیجدے یارب کوئی جلوۂ آئینہ ساز
پھر دلِ بے کیف ہے، غزنویِ بے ایاز

خود تو رہے محوِ خواب اور مجھے سونے نہ دے
آہ یہ دستورِ ناز، ہائے یہ شامِ دراز!

شورشِ کبر و ریا مقصدِ ہستی نہیں
غل نہ مچا، بیٹھ جا۔ تو نہیں آگاہِ راز

صوفیِ خود بیں کے پاس کیا ہے سوائے خودی
جُبّۂ خود ساختہ، خانقۂ خانہ ساز

جس کی نظر ہو شراب، وہ مرا ساقی بنے
ہاں نہیں مجھ کو پسند، شاہدِ پیمانہ باز

حسن ہے اور دلکشی، عشق ہے اور نارسی،
ایک دلِ غزنوی، صد خمِ زلفِ ایاز

عشوۂ طناز کو، غمزۂ غمّاز کو
طنطنۂ ناز کو، میرا سلامِ نیاز

وہ ہی تو ہیں وارثیؔ، جانِ جہانِ وفا
بندۂ خواجہ پرست، خواجۂ بندہ نواز